بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۵

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم شنبہ

جلد | ۱۲ ماہ اخاء ۱۳۲۵ھش | ۱۶ ذیقعدہ ۱۳۶۵ھ | ۱۲ اکتوبر ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۳۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ ماہ اخاء۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیروعافیت ہے۔

آج بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس کل معہ السید منیر الحصنی صاحب بخیریت کراچی پہنچ گئے ہیں۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ نے جو مبلغ چنبہ اور دینا پور ضلع ملتان بھیجے تھے وہ واپس آ گئے ہیں۔

کانگرس اور مسلم لیگ کے سمجھوتہ کے دشمن۔ ہندو مسلمان

ہندوستان کے ہر بہی خواہ اور ہمدرد کی دلی خواہش ہے۔ کہ اس نازک وقت میں جبکہ ایک طرف تو ہندو مسلم سمجھوتہ اور اتحاد پر ہندوستان کی آئندہ ترقی اور خوشحالی کا دارومدار ہے۔ دوسری طرف ناچاقی اور ناانصافی کی صورت میں خوفناک تباہی اور بربادی کا مہیب خطرہ۔ یہ خواہش ہے۔ کہ سمجھوتہ کے متعلق دہلی میں جو کوشش اور جدوجہد کی جارہی ہے۔ وہ کامیاب ہو۔ ہندو مسلمان مل کر ہندوستان کی آزادی اور ترقی میں حصہ لیں۔ ملک میں امن اور آشتی کا دور دورہ ہو۔ لیکن نہایت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ اس بات کا بھی اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ کہ اسی ہندوستان میں ہندوستانی کہلانے والے اور ہندوستان کی محبت کے بلند بانگ دعاوی کرنے والے ایسے لوگ بھی موجود ہیں۔ جو نہیں چاہتے کہ ہندو مسلم سمجھوتہ کی بیل منڈھے چڑھے ہندو مسلمان ملکر استخلاص وطن کے لئے گامزن ہوں۔ اور ان کی کشمکش اور ناچاقی ختم ہو۔ اس قسم کے لوگ مسلمانوں میں بھی ہیں اور ہندوؤں میں بھی۔ مسلمانوں میں احرار کی ٹولی اور جمعیۃ العلماء خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ احرار کے طریق عمل کا اندازہ ان کے اخبار "آزاد" سے جو ان کے نزدیک ترجمان احرار ہے لگایا جاسکتا ہے۔ نواب صاحب

بھوپال جو ہندو مسلم سمجھوتہ کے لئے سرگرم جدوجہد کرنے کی وجہ سے تمام محبان وطن کے شکریہ کے مستحق ہیں۔ اور تمام شریف طبقے

میں ان کا شکریہ ادا کر رہے ہیں۔ ان کے متعلق احرار کا نقطہ نگاہ ملاحظہ ہو۔ ان کا ترجمان لکھتا ہے۔

"نواب صاحب بھوپال نے ہندوؤں کے دو

جلیل القدر راہنماؤں پنڈت نہرو اور مسٹر جناح کو ایک ہی دسترخوان پر بٹھا دیا۔ نواب صاحب نے مسٹر جناح کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ کیوں روٹھ رہے ہو جانے بھی دو مان بھی جاؤ غصہ تھوک کر دل صاف کر لو۔ عبوری حکومت کی کرسیاں خالی دیکھ کر آپ کے ساتھیوں کی رال

ٹپک رہی ہے انہی کے حال پر رحم کھاؤ کلوا واشربوا کھاؤ اور پیو۔ اور پھر پنڈت جی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ کلوا واشربوا سے آگے فرمایا رب ذوالجلال نے ولا تسرفوا

اسراف بیجا مت کرو۔ یعنی چھٹی کرسی نیشنلسٹ مسلمان کو مت دو۔ پند و نصائح کے موتی بکھیر کر دونوں معزز مہمانوں کے ہاتھوں میں چھری کانٹے تھما دیئے اور مسکراتے ہوئے پھر فرمایا کہ آپ دونوں بزرگ دسترخوان پر چھری چلائینگے۔ تو آپ دونوں کے ماننے والے جو باہر ایک دوسرے پر چھری چلا رہے ہیں یقیناً رک جائینگے اسکے بعد دونوں راہنماؤں نے پیٹ بھر کے کھایا۔ اور جی بھر کے باتیں کیں۔"

کیا ہی افسوسناک اور بازاری انداز کلام ہے۔ محض اس لئے کہ کیوں ہندو مسلم سمجھوتہ کی کوشش کی جارہی ہے۔

جمعیۃ العلماء کے متعلق صرف اتنا ہی بتا دینا کافی ہے کہ اسکی مجلس عاملہ نے انہی دنوں ایک قرارداد پاس کی ہے جسمیں مسلمانوں کو انکی قومی حیثیت کے مطابق حقوق نہ مل سکنے کا الزام مسلم لیگ پر لگایا ہے۔ اور سیاسیات میں اسکی قیادت تسلیم کرنے سے انکار کیا ہے۔ گویا اس موقعہ پر پھر علماء کی جمعیۃ نے کانگرس پر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ مسلم لیگ سے کوئی سمجھوتہ علماء کو منظور نہ ہوگا۔ اور وہ بدستور اسکی مخالفت پر ڈٹے رہیں گے۔

ہندوؤں میں جو لوگ ہندو مسلم سمجھوتہ کے خلاف ہیں۔ ان کی نمائندگی کا حق ہندو اخبارات بڑی سرگرمی سے ادا کر رہے ہیں۔ اور ایسا انداز تحریر اختیار کئے ہوئے ہیں۔ جو بیحد اشتعال انگیز اور اس وجہ سے قابل مذمت ہے۔ چنانچہ ایک اخبار نے "پاکستان کدھر گیا" کے عنوان سے اداریہ لکھا ہے۔ جس کی ابتدائی سطور یہ ہیں۔

"مسلم لیگ ہندوستان کی عارضی گورنمنٹ ہی میں شامل نہیں ہو رہی۔ بلکہ آئین ساز اسمبلی میں بھی حصہ لینے کے لئے تیار ہو چکی ہے۔ مسلم لیگ کی تیسری قلابازی ہے۔ پہلی قلابازی وہ تھی جب اس نے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ارشاد

تعلیم الاسلام احمدیہ کالج قادیان میں داخلہ کے متعلق

۸ اکتوبر۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے بذریعہ فون دہلی سے حسب ذیل ارشاد برائے اشاعت موصول ہوا۔

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے اس سال تعلیم الاسلام کالج قادیان میں توکلاً علی اللہ بی۔ اے اور بی۔ ایس سی کی جماعتیں کھول دی گئی ہیں۔ اور اس وقت کالج میں ان جماعتوں کا داخلہ شروع ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ خاص توجہ اور کوشش کے ساتھ زیادہ سے زیادہ طالب علم داخل کرائیں۔ اور اپنے غیر احمدی احباب میں تحریک کریں۔ جزاھم اللہ خیرا

ایڈیٹر:- غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے شائع کیا

دہلی میں سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

نئی دہلی ۶ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بعد نماز ظہر و عصر اور مغرب و عشاء دیر تک خدام میں تشریف فرما رہے۔ اور مختلف احباب کے استفسارات کے جواب میں حقائق و معارف بیان فرماتے رہے حضور کے ارشادات کا ملخص ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:۔

بیعت کرنا

عرض کیا گیا۔ بیعت کرنا ضروری ہے یا غیر ضروری؟

فرمایا۔ جب امام موجود ہو۔ تو پھر بیعت کرنا ضروری ہے۔ اس صورت میں بیعت کے بغیر موت کو رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جاہلیت کی موت قرار دیا ہے۔ لیکن اگر امام موجود نہ ہو۔ تو گو اس صورت میں بھی صوفیاء کی بیعت کا طریق موجود ہے۔ لیکن یہ لازمی نہیں ہے۔ صرف امام کے موجود ہونے کی صورت میں ہی بیعت لازمی ہے۔ کیونکہ امام تو آتا ہی اس لئے ہے۔ کہ لوگوں کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرے۔ تا دین کی اجتماعی رنگ میں خدمت کی جا سکے۔

پیدائشی احمدی کی بیعت

عرض کیا گیا۔ پیدائشی احمدی کے لئے بیعت کرنا ضروری ہے یا نہیں۔

فرمایا۔ بعض دفعہ براہ راست بیعت نہ کرنے کی وجہ سے انسان اپنے فرائض سے غفلت کر لیتا ہے۔ اور دل پر زنگ لگ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس صورت میں مناسب یہی ہے۔ کہ اگر موقع میسر آئے تو بیعت کرے۔ کہ بیعت کے عہد کی تجدید ہو جائے۔ ویسے احمدیوں کے بچے احمدی ہوتے ہیں۔ قاعدہ یہی ہے۔ کہ جب معمولی آدمی بیعت کر لیں۔ تو ساری قوم کی بیعت سمجھی جاتی ہے۔ جیسا کہ خلفائے راشدین کی بیعت صرف قوم کے ذمہ وار افراد نے کی تھی۔ باقی ساری قوم نے اپنی خاموشی کے ساتھ اسی کی تصدیق کر دی۔ اور اس کو کافی سمجھ لیا گیا۔

اسلام اور اجل

عرض کیا گیا۔ لکل امة اجل فاذا جاء اجلهم لا يستاخرون ساعة ولا يستقدمون۔ اس آیت سے بہائی استدلال کرتے ہیں۔ کہ جب ہر چیز کے لئے اجل مقدر ہے۔ تو پھر اسلام بھی اس سے باہر نہیں۔

فرمایا۔ ہمارے لئے اجل قیامت کو مقدر ہے۔ آدم سے لیکر اب تک کئی دور گزرے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سب سے آخر میں تشریف لائے۔ اس لئے آپ کا دور قیامت تک چلتا چلا جائے گا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بغض

عرض کیا گیا۔ دنیا کی اکثر اقوام کو رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ خصوصیت کے ساتھ کیوں بغض و عناد ہے۔

فرمایا۔ باقی انبیاء کے دور تو گذر چکے ہیں۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا دین زندہ ہے۔ اس لئے آپ بھی زندہ ہیں۔ لوگوں کو ہر وقت خدشہ لگا رہتا ہے۔ کہ کہیں یہ ہمیں کھینچ کر نہ لے جائیں۔ اس لئے جب تک ان کے دل میں نور ایمان پیدا نہیں ہوتا۔ اس وقت تک بغض و عناد کا جذبہ ان میں بڑھتا رہتا ہے۔ احمدیت کی بھی اسی وجہ سے مخالفت کی جاتی ہے۔ کہ لوگ محسوس کرتے ہیں۔ یہ آہستہ آہستہ ہم میں سے لوگوں کو کھینچ کر اپنی طرف لے جا رہے ہیں۔

احمدی نام

عرض کیا گیا۔ احمدی نام کیوں رکھا گیا ہے۔

فرمایا۔ تمام مسلمان مختلف فرقوں میں منقسم ہو چکے ہیں اور ان سب میں بڑے بڑے نقائص پیدا ہو چکے ہیں جب بھی ان فرقوں کا نام لیا جائے۔ تو ان کے مخصوص نقائص سامنے آجاتے ہیں۔ احمدیت نے چونکہ ان تمام نقائص کا ازالہ کیا ہے۔ اس لئے کوئی ایسا امتیازی نام رکھنا ضروری تھا۔ جس کی بنا پر دوسرے فرقوں کے عیوب ہماری طرف منسوب نہ ہو سکیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام چونکہ احمد تھا۔ نیز رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی صفت جمالی کے ماتحت آپ کا بھی ایک نام احمد تھا۔ اس لئے اس سلسلہ کا نام احمدی رکھا گیا۔

موعود خلیفہ

عرض کیا گیا۔ موعود نبی تو ہمیشہ ہوتے رہے ہیں۔ لیکن موعود خلیفہ کی کوئی مثال سوائے حضور کے نہیں ملتی۔

فرمایا۔ موعود خلیفہ کی مثالیں تو موجود ہیں۔ حضرت ابوبکر۔ حضرت عمر۔ حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کے متعلق پیشگوئیاں حدیث میں موجود ہیں۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی خبر بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دی تھی۔ البتہ مصلح موعود کی خبر ایک نئی چیز معلوم ہوتی ہے۔ اس کی کوئی مثال اس وقت میرے ذہن میں نہیں۔

آخر میں حضور نے پھر اس سوال پر روشنی ڈالی۔ کہ بیعت کرنا کیوں ضروری ہے۔

حضور نے فرمایا۔ جب تک کوئی سلسلہ بیعت میں شامل نہ ہو۔ اس وقت تک اس سے کوئی کام لیا ہی نہیں جا سکتا بیعت کیا ہے؟ بیعت خدائی فوج میں شامل ہونے کا اقرار کرنے کا نام ہے بیعت کرنے کے بعد امام اس کو بلا سکتا ہے۔ کہ آؤ اپنی جان مال اور اوقات دین کی خدمت کے لئے وقف کرو۔ لیکن بیعت کے بغیر ایسا مطالبہ نہیں کر سکتا۔ ہماری جماعت ایک چھوٹی سی جماعت ہے لیکن اس وقت بھی چار پانچ سو ایسے افراد کے نام ہمارے رجسٹروں پر موجود ہیں۔ جو اپنی زندگیاں اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر چکے ہیں۔ لیکن دوسرے مسلمانوں میں باوجود تعداد اور مال کی کثرت کے کوئی آگے نہیں آتا۔ کیونکہ ان میں بیعت کا سلسلہ موجود نہیں۔ نہ کوئی ان سے مطالبہ کر سکتا ہے۔ اور نہ خود ان کے دلوں میں خدمت اسلام کا جوش پیدا ہوتا ہے۔

(خاکسار خورشید احمد رپورٹر الفضل)

سوئٹزرلینڈ میں احمدیہ تبلیغی مشن کے قیام کے لئے لنڈن سے احمدی مجاہدین کی روانگی

لنڈن ۱۰ اکتوبر بکرم محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں:۔

آج مکرم ناصر احمد صاحب۔ مکرم عبداللطیف صاحب اور مکرم غلام احمد صاحب احمدی مجاہدین اسلام سوئٹزرلینڈ میں احمدیہ تبلیغی مشن قائم کرنے کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت ان کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔

(بقیہ صفحہ اول) عارضی گورنمنٹ میں شامل ہونے کا ریزولیوشن پاس کیا تھا۔ دوسری قلابازی وہ تھی۔ جب مسلم لیگ نے انگور کچے ہیں کون دانت کھٹے کرنے کے مصداق عارضی گورنمنٹ کا بائیکاٹ کر دیا۔ اور اب تیسری قلابازی یہ ہے۔ کہ انہی کھٹے اور کچے انگوروں کو کھانے کے لئے مسلم لیگ بیتاب ہو اٹھی ہے۔ وہ ڈائرکٹ ایکشن کا شور و غل وہ پاکستان کی بات سب ختم ہو گئی ہے۔ وائسرائے کی کونسل کی یہ پانچ ممبریاں بھی اپنے اندر کتنا جادو رکھتی ہیں"۔

اسی سلسلہ میں مسلم لیگ پر یہ الزام لگایا گیا ہے۔ کہ کچھو نہ پر آمادگی دوسری چال چلی جا رہی ہے اور وہ یہ کہ اندر جا کر رکاوٹ ڈالی جائے۔ اسی طرح پنجاب کے ایک انگریزی ہندو اخبار نے ایک کارٹون چھاپا ہے۔ جس میں یہ دکھایا گیا ہے۔ کہ شطرنج کے کھیل پر جواہر لال اور مسٹر جناح بیٹھے ہیں۔ جواہر لال اکڑے ہوئے اور جناح سرنگوں۔ نواب بھوپال جواہر لال سے درخواست کر رہے ہیں۔ کہ ہارے ہوئے جناح کی بات رہنے دو ایک طرف گونہیں لیاقت علی کے ہاتھ میں ڈائرکٹ ایکشن کا ڈنڈا ہے۔ اور دوسری طرف چرچل کھڑا شور مچا رہا ہے۔

ایک اور ہندو اخبار نے پورے صفحہ پر یہ عنوان جمایا کہ محبان وطن میں اپنا نام درج کرا ہے کہ "آخر کار مسلم لیگ کانگرس کے آگے جھکنے کو تیار ہو گئی"۔ ظاہر ہے کہ اس قسم کا طریق عمل کوئی ایسا انسان ہرگز اختیار نہیں کر سکتا۔ جس کے دل میں یہ خواہش ہو۔ کہ ہندو مسلم اتحاد قائم ہو۔ اور ہندوستان متحد ہو کر ترقی کرے۔ اور آزادی حاصل کرے۔ یہ رویہ انہی لوگوں کا ہے۔ جو اپنے وطن اور اہل وطن کے دشمن ہیں۔ جو ذاتی اغراض کے مقابلہ میں کسی اور چیز کی کچھ وقعت نہیں سمجھتے۔ لیکن ملک اور وطن کے سچے ہمدردوں کو چاہیئے۔ کہ ان کی کوئی پروا نہ کریں۔ اور ہر قیمت پر ہندو مسلم اتحاد قائم کرکے رہیں۔

اسلام کا غلبہ اور مسلمانوں کی اصلاح کس طرح ہو سکتی ہے

مودودی صاحب کی سکیم اور اس پر تنقید

از جناب ثاقب صاحب زیروی نئی دہلی

(۲)

(۷) مودودی صاحب کا خیال ہے۔" دینی اور دنیوی علوم کی انفرادیت مٹا کر دونوں کو آپس میں یکجان کر دیا جائے۔ علوم کو دینی اور دنیوی دو الگ الگ قسموں میں منقسم کرنا در اصل دین اور دنیا کی علیحدگی کے تصور پر مبنی ہے۔"

دینی اور دنیوی علوم علیحدہ ہیں اور رہیں گے ان کو آپس میں ملانے کے فلسفے یا جھمیلے میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ جس انسان کے دماغ میں عملی توحید اور قرآنی روشنی موجود ہوگی۔ اسے دنیا کا کوئی الحاد انگیز نظریہ یا دنیوی علوم راہ راست سے الگ نہیں کر سکتے۔ بلکہ اس کی ترقی اور برتری کا باعث بنیں گے۔ جس گروہ کے افراد کے پاس اصل قرآنی نظر ہوگی۔ اور وہ اسلام کی اصل تعلیم پر عامل ہوں گے۔ اس کے ڈاکٹر اور انجینئر بھی مومن ہوں گے۔ اس کے سائنسدان فلسفی اور پروفیسر بھی مومن ہونگے۔ اور اس کے کسان اور مزدور بھی مومن ہونگے۔

(۸) مودودی صاحب لکھتے ہیں۔" معلمین اور متعلمین دونوں کے سامنے ایک متعین اور واضح مقصد زندگی اور منتہائے سعی و عمل ہوگا یعنی یہ کہ ان سب کو مسلک خدا پرستی کی امامت دنیا میں قائم کرنے کے لئے جہاد کبیر کرنا ہے۔ تمام ماحول ایسا بنایا جائے۔ کہ ہر شخص کو ایک مجاہد فی سبیل اللہ میں تبدیل کر دے" میں جہاد کے متعلق اس مضمون کے پہلے حصے میں بہت وضاحت کر چکا ہوں۔ اسلام نہیں سکھاتا کہ ہم موجودہ قیادت کو امامت میں بدلنے کے لئے تلوار کی جنگ کریں ہمارا جہاد انسانوں کے جسموں سے نہیں بلکہ ان کے دماغوں سے ہوگا۔ ہمیں اپنی اصلاح کے لئے اپنے آپ سے جہاد کرنا ہے۔ ہمیں روح و ضمیر کے بگاڑ اور قلب و نظر کے گناہوں سے جہاد کرنا ہے ہمیں محبت دنیا کے گناہ کبیرہ سے جہاد کرنا ہے۔ ہمیں لیڈر شپ اپنی شہرت ڈھونڈنے والے علماء اور مصلحین سے جہاد کرنا ہے ہمیں اسلام کے متعلق غلط نظریات اور غلط عقائد سے جہاد کرنا ہے۔ ہمیں مختلف مذاہب سے اور یورپ کے جدید افکار سے فکری جہاد کرنا ہے اسلام نے صرف مدافعتی جنگ کو جائز قرار دیا ہے۔

(۹) مودودی صاحب فرماتے ہیں۔" اس قسم کی تربیت اور اس قسم کی تعلیم پا کر جو لوگ تیار ہوں گے۔ ان میں یہ طاقت ہوگی۔ کہ جو لوگ آج جاہلیت کے نقطہ نظر پر جمع ہوئے ہیں۔ ان کو وہ اسلامی نقطہ نظر کی طرف پھیر لائینگے۔ ان کی تحقیق کے نتائج یورپ اور امریکہ اور جاپان تک کو متاثر کر دیں گے۔ اور ہر طرف سے معقول انسان ان کے نظریات کی طرف کھنچے چلے آئینگے۔ پھر انہی میں یہ اہلیت بھی ہوگی۔ کہ کامیابی کی منزل پر پہنچ کر اسلامی اصول کے مطابق ایک اسٹیٹ ایک مکمل نظام تمدن کے ساتھ بنا کھڑا کریں۔ جس کی شکل اور روح اسلامی ہو۔ اور جو دنیا میں امامت کرنے کی پوری طاقت اور صلاحیت رکھتا ہو"

آج ضرورت اس بات کی نہیں۔ کہ تاریخ انسانی کے متعلق آرار قائم کی جائیں علوم کا تجزیہ کر کے انہیں از سر نو مدون کیا جائے۔ سوال درپیش یہ ہے کہ مسلمانوں کے موجودہ بگاڑ کو کس طرح درست کیا جائے کس طرح ان کے قلب و نظر پر قرآن کو چھایا کیا جائے۔ کس طرح انہیں غلط عقائد۔ توہمات اور روحانی بیماریوں سے نجات دی جائے کس طرح تمام مذاہب پر اسلام کو غالب کیا جائے۔

صاحب بصیرت اصحاب دیکھ سکتے ہیں۔ کہ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کی ہوئی احمدیہ جماعت ہی اس تمام بگاڑ کو عملی طور پر درست کر رہی ہے۔ وہ محض مصنف علماء پیدا نہیں کر رہی بلکہ ایسے مبلغ پیدا کر رہی ہے۔ جو مشرق و مغرب میں فکری جہاد کر رہے ہیں اور قرآن کی حقیقی حکومت کی بنیاد ڈال رہے ہیں۔

(۱۰) آخر میں مودودی صاحب اپنی سکیم کی عملی شکلات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔" یہی لوگ تحقیق و مطالعہ سے اس قابل ہو سکتے ہیں کہ علوم کو میرے بیان کردہ نقشے کے مطابق از سر نو مدون کرنا شروع کر دیں۔ پھر جب تدوین علوم کا کام کسی حد تک سر انجام پا جائے تو ایک نمونہ کی درسگاہ ابتدائی تجربوں کے لئے بنائی جا سکتی ہے اور بعد میں آہستہ آہستہ اسے ترقی دے کر یونیورسٹی کے مرتبے تک پہنچایا جا سکتا ہے۔

مودودی صاحب یہ تمام جملے استعمال کر کے مسلمانوں کو ایک سٹیٹ، ایک مکمل نظام تمدن کا حسین مگر بے بنیاد خواب دکھا رہے ہیں۔ اسلام کو محض تصنیف و تالیف سے غالب نہیں کیا جا سکتا۔ پہلے کسی آسمانی دماغ کی پیش کی ہوئی اصل قرآنی تعلیم اور نظریات موجود ہوں۔ پھر ایسے مبلغین ہوں۔ جو اپنا گھر بار چھوڑ کر تمام دنیا میں پھیل جائیں، دین کے لئے تکالیف اٹھائیں۔ کاروبار عالم میں ڈوبے ہوئے انسانوں تک پیغام حق پہنچائیں اور مختلف مذاہب کے لئے ایک زلزلہ بن جائیں۔

مسلم عوام کو دیانت داری سے ذیل کے سوالوں پر غور کرنا چاہیئے۔ کیا مسلمانان عالم کی کوئی جماعت دن رات مذہبی جنون میں سرشار ہے۔ اور قرآن پر حقیقی عمل اور تبلیغ حق کر رہی ہے؟ کیا احمدیہ جماعت رات دن قرآن پر عامل بننے اور تبلیغ حق کرنے میں مشغول نہیں؟ کیا مغربی ممالک اور مصر و عرب میں صرف احمدیہ جماعت ہی کا پیش کیا ہوا سچا اسلام قبول نہیں کیا جا رہا؟

آج تحریر و تقریر کے ذریعے لیڈر شپ حاصل کرنے کا زمانہ ہے۔ جو تعلیم یافتہ مسلمان اپنے میں کچھ قوت فکر و تحریر پاتا ہے۔ وہ مسلمانوں میں رہنمائے فکر و خیال بننے کے لئے قرآن و حدیث کو اپنی نظر سے دیکھتا ہے اور تصنیف تالیف کی صورت میں قرآن کے متعلق اپنی تفسیر پیش کرتا ہے نہ وہ غلبہ اسلام کیلئے مسلمانوں کو اپنے پیش کئے ہوئے راستے پر چلانا چاہتا ہے۔ وہ مسلمانوں کیلئے قابل عمل لائحہ پیش کرتا ہے۔ اس لئے کہ وہ قرآن کو اپنی ایک علیحدہ نظر سے دیکھتا ہے۔

مودودی صاحب نے اپنے پیش کردہ نقشے کے مطابق علوم کو مدون کرنے اور اس ادارے کو آہستہ آہستہ یونیورسٹی کے درجے تک پہنچانے کے لئے کہا ہے اور اس یونیورسٹی کے طالبعلموں کے دماغوں میں جہاد کبیر کا خیال بٹھایا جائیگا۔ یہ سکیم ہے جو اسلام کو غالب کرنے کے لئے مودودی صاحب نے تجویز کی ہے۔ ذرا گہری نظر سے دیکھنے پر معلوم ہوگا کہ اس پروگرام میں ایک مذہبی یونیورسٹی کے بانی بننے اور مسلمانوں میں ایک بڑے مذہبی لیڈر کی حیثیت سے مشہور ہونے کی تیز خواہش چھپی ہوئی ہے۔

ایک علیحدہ یونیورسٹی قائم کرنے کی سکیم سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ مودودی صاحب غلبہ اسلام اور اصلاح کے لئے مسلمانوں کو ایک اپنے تجویز کئے ہوئے، باقی تمام علماء کے راستوں سے مختلف راستے پر چلانا چاہتے ہیں۔ آج ہندوستان میں کئی بڑی بڑی مذہبی درسگاہیں ہیں، کیا مودودی صاحب مسلمانوں کا وقت، دولت اور قوت ایک علیحدہ یونیورسٹی کی تعمیر پر صرف کرنے کی بجائے انہی درسگاہوں میں اپنا کام شروع نہیں کر سکتے؟ اس کا سبب یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو کسی دوسری ہستی میں مدغم نہیں کرنا چاہتے اگر وہ اپنے آپ کو کسی دوسرے ادارے میں مدغم کر دیں۔ تو ان کی اپنی ہستی علیحدہ قائم نہیں رہ سکتی آج ہمارے علماء مختلف گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں اور مسلمانوں کو اپنے اپنے راستوں پر چلانا چاہتے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مبعوث ہو کر اسلام کو غالب کرنے کیلئے اور عہد حاضر کی روحانی بیماریوں کے علاج کیلئے وہی نصب العین اہل عالم کے سامنے رکھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بتایا ہوا ہے۔ انہوں نے مسلمانوں اور دوسرے انسانوں کے دماغوں کو شدید جھنجھوڑ کر جسے وہ درست سمجھتے تھے لیت ... کے غلط نظریات، عقائد، رسوم اور رجحانات کی سخت ... کی انہوں نے تمام عالم میں اپنے خدا تعالیٰ کی طرف سے ... ہونے کا کھلم کھلا اعلان کیا۔ اور ... معجزات دکھائے۔ مخالفت کے مہیب طوفان اٹھے، لیکن خداوند عظیم کے اس برگزیدہ انسان کی برقی رفتار پیش قدمی کو نہ روک سکے۔

میں مسلم عوام کو فکر و تحقیق کی دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنی موجودہ مذہبی حالت کا جائزہ لیں۔ آج مسلم عوام مختلف فرقوں اور مختلف گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ ان کے مذہبی علماء اور مصلحین اپنی مختلف ناقابل عمل فلسفیانہ اصلاحی سکیمیں تیار کئے بیٹھے

قرآن کو اپنی اپنی علیحدہ نظروں سے دیکھ کر نئی تفسیریں پیش کرتے ہیں۔ مسلمانوں کی ملی زندگی میں نئے نئے مختلف پلیٹ فارم بناتے ہیں۔ اور کچھ دیر کے بعد ناکام ہو کر بیٹھ جاتے ہیں۔ کہ وہ صرف اتنا کام ہی سرانجام دیتے ہیں۔ کہ کچھ تصانیف لکھ جاتے ہیں۔ ان میں یہ طاقت نہیں۔ کہ وہ چند انسانوں کے روح و ضمیر اور قلب و نظر میں پاکیزگی اور عملی توحید پیدا کر دیں۔ ان میں اتنی طاقت نہیں۔ کہ وہ اسلام کو غالب کرنے والی ایک زبردست عاملِ قرآن جماعت قائم کر دیں۔

ایک غور طلب امر یہ ہے۔ کہ ہمارے موجودہ مصلحین اور علماء اپنے عظیم علم کے ساتھ مسلمانوں کی اصلاح اپنے اپنے مختلف طریقوں سے کیوں کرنا چاہتے ہیں۔ قرآن کو اپنی اپنی نظر سے کیوں دیکھتے ہیں؟ وہ قرآن و حدیث کے متبحر عالم ہیں۔ ان کے پاس ایک قرآن ہے۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ ان کے فکر و عمل میں اتحاد نہیں؟ اس کا سبب یہ ہے کہ ان کے پاس وہ قرآنی نظر نہیں۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کو دی۔ وہ اپنی دنیوی نظر سے قرآن کو دیکھ رہے ہیں حالانکہ ضرورت اس آسمانی نظر کی ہے۔ جس سے قرآن کو دیکھا جائے۔

یقیناً وہ اصل قرآنی نظر ایک آسمانی دماغ ہی انسانوں کو دے سکتا ہے اور اس آسمانی دماغ کی ضرورت کو اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیج کر پورا کر دیا ہے۔ اب یہ مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ وہ احمدیت کو پرکھیں۔ احمدیہ لٹریچر نہ پڑھنا کسی احمدی سے گفتگو نہ سننا یا اسکی باتوں کی تحقیق نہ کرنا قرآن کے خلاف ہے۔ قرآن انسانوں کو بار بار فکر و تحقیق کی دعوت دیتا ہے۔ تحقیق کرنے والوں کے لئے سلامتی اور نور و ہدایت کے دروازے ہر وقت کھلے ہیں۔ کیا احمدیت کا ہر مخالف اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر کہہ سکتا ہے۔ کہ اس نے خود اٹھ کر احمدیت کی پوری تحقیق کی ہے۔ اور پوری تحقیق کے بعد مخالفت کرتا ہے؟

میں مسلم عوام کے ضمیر کی دبی ہوئی آوازوں سے پوچھتا ہوں۔ کہ مسلمانوں میں کئی جدید عالم مصلح اور مفکر ہو گزرے ہیں۔ اور موجود ہیں کیا ان میں کوئی ایسا ہے جس نے کچھ تصانیف لکھنے اور ایک نیا پلیٹ فارم بنانے کی ناکام کوشش کے سوا اسلام کو غالب کرنے کے لئے کوئی ٹھوس اصلاحی کام کیا؟ کیا ان میں کوئی ایسا ہے۔ جس نے چند سو انسانوں کے قلب و نظر پر ایک بار پھر قرآن کو چسپاں کر دیا۔ جس نے ایک ایسی جماعت قائم کر دی۔ جو رات دن قرآن کی نمائندگی اور تبلیغ حق کرنے میں غرق رہے؟

اگر مسلمانانِ عالم اسلام کو دنیا میں ایک زندہ طاقت بنانا چاہتے ہیں۔ تو انہیں چاہیئے کہ وہ محض موجودہ علماء کی تحریرات پر اکتفا اور انحصار نہ کرتے ہوئے خود تحقیق کرنے کے لئے صدقِ دل سے اٹھیں۔ اور اپنی عقلِ سلیم کی مدد سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات، اور عقائد اور احمدیہ جماعت کی عملی سرگرمیوں کا مقابلہ دوسرے علماء کے عقائد اور ان کی جماعتوں کی عملی سرگرمیوں سے کریں۔

اسلام ایک دینِ فطرت ہے۔ جو انسان کی عقلِ سلیم کو اپیل کرتا ہے۔ اسلام کوئی ناقابلِ فہم یا مشکل الفہم مذہب نہیں۔ صرف فکر و تحقیق ہی ایک ایسا راستہ ہے۔ جس پر چل کر مسلمانانِ عالم دنیوی دماغوں کی سکیموں اور تفسیروں سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔

میں ایک اور حقیقت فہم و احساس کیلئے مسلم عوام کے سامنے رکھتا ہوں۔ جب مسلمانوں کو اپنی اصلاح اور غلبۂ اسلام کے لئے مودودی صاحب مولانا ابوالکلام آزاد صاحب۔ علامہ مشرقی صاحب۔ غلام محمدؐ پرویز صاحب؛ اور دوسرے کئی جدید علماء کی رہنمائی اور ان کی پیش کی ہوئی تفسیروں کی ضرورت ہے۔ تو ایک آسمانی دماغ ایک امتی نبی یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ضرورت کیوں نہیں۔ جس کی صداقت پر قرآن و حدیث تاریخ موجودہ حالات اور دوسری آسمانی کتابیں گواہی دیتی ہیں؟

جب مسلمانوں کو اپنی اصلاح اور غلبۂ اسلام کے لئے ان دنیوی دماغوں کی ضرورت ہے۔ جنہوں نے چند تصانیف پیش کرنے اور اپنی اپنی سکیموں کو منوانے اور علیحدہ علیحدہ پلیٹ فارم بنانے کے سوا کچھ نہیں کیا۔ جو مسلمانوں میں کوئی عاملِ قرآن اور تبلیغ حق کرنے والی جماعت پیدا نہیں کر سکے۔ تو اس آسمانی دماغ اس خدائی مقدس طاقتیں رکھنے والے انسان کی ضرورت کیوں نہیں۔ جس نے مبعوث ہو کر قرآنِ حکیم کی اصل تعلیم اور نظریات حتمی اور قطعی طور پر پیش کئے۔ اور ایک زبردست عاملِ قرآن اور تبلیغ حق کرنے والی جماعت پیدا کی؟

عہدِ حاضر کی سیاست۔ فلسفی شاعروں کے جوش انگیز اشعار جدید علماء کی سکیمیں اور تفسیریں۔ یقیناً یہ تمام راستے مسلمانوں کو فلاح اور نجات نہیں دے سکے۔ اور نہ ہی دے رہے ہیں۔ مسلمانانِ عالم کی تمام روحانی۔ اخلاقی۔ معاشرتی اور معاشیاتی بیماریوں کا علاج خداوند عظیم کے بھیجے ہوئے مقدس نبی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے میں پوشیدہ ہے۔

جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غلامی میں درجۂ نبوت حاصل کر کے قرآنِ حکیم کی اصل تعلیم کو انسانوں کے سامنے رکھا اور اپنی آسمانی طاقت سے انسانوں کو عاملِ قرآن بنانے کا سلسلہ جاری کیا۔

میں ایک دفعہ پھر مسلم عوام سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ کسی کی سنی سنائی باتوں پر کفایت نہ کریں۔ بلکہ خود اٹھ کر صدقِ دل اور دیانتداری سے احمدیت کا تحقیقی مطالعہ کریں۔ اچھے اور بُرے۔ سچائی اور کذب کی تمیز کرنے کے لئے مطالعہ تحقیق چھان بین اور مقابلہ نہایت ضروری چیزیں ہیں۔ آج مسلمانوں کا کوئی مرکز نہیں۔ کوئی امام نہیں۔ کیا یہ ایک نازک موقعہ نہیں۔ کہ مسلمان اپنی موجودہ حالتِ زار پر غور کریں؟

اللہ تعالےٰ ہمیں تحقیق کی توفیق دے۔ آمین۔

صداقتِ اسلام پر عیسائیت کی عملی شہادت

اسلام نے مذہب کی صداقت پرکھنے کا ایک یہ اصل بیان فرمایا ہے۔ کہ گذشتہ مذاہب اسکی تصدیق کریں۔ اور اس کے متعلق ایسی علامات بیان کریں۔ جو اپنے وقت پر پوری ہو کر ماننے والوں کے لئے زیادتی ایمان کا موجب ہوں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ولقد وصلنا لہم القول لعلہم یتذکرون کہ ہم نے لوگوں کی آسانی کے لئے مذاہب میں ایک رابطہ قائم کیا ہے۔ اس طور پر کہ سابق مذہب حال کے لئے الہام اور پیشگوئیوں کا حامل ہوتا ہے۔ اور بعد میں آنے والا نبی گذشتہ نبی کی تصدیق کرتا ہے۔ تورات و انجیل اسلام اور بانیٔ اسلام علیہ السلام کے متعلق پیشگوئیوں سے بھر پور ہیں۔ خدا ترس عیسائی خود ان پیشگوئیوں کو اسلام کے وجود میں پورا ہوتا دیکھتے رہے ہیں۔ چنانچہ عیسائیوں کا ایک بہت بڑا فرقہ جس کا نام Ebionites ایبونائٹس ہے۔ اور جو عیسائیت کی حقیقی تعلیم کا حامل تھا۔ ان پیشگوئیوں کے مطابق اسلام کے انتظار میں رہا۔ اس نے ظہورِ اسلام پر اسلام لا کر عملی طور پر اس کی صداقت پر گواہی دی۔ اس کے متعلق "تواریخ مسیحی کلیسیا" مصنفہ پادری کینن ڈبلیو۔ پی ہیرس کے صفحہ ۳۹ پر لکھا ہے:۔

"ایبونائٹس۔ یہ لفظ عبرانی زبان ایبون سے نکلا ہے۔ جس کے معنے ہیں غریب۔ یہ گمان کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ نام مسیح کی تعلیم کے مطابق رکھا۔ کہ مبارک وہ جو دل کے غریب ہیں۔ کہ وہ آسمان کی بادشاہت کے وارث ہوں گے۔...... یہ تعلیم دیتے تھے۔ کہ ہر ایک مسیحی پر خواہ یہودیوں میں سے ہو۔ خواہ غیر اقوام میں سے موسوی شریعت کا ماننا نجات کے لئے ضروری ہے۔... وہ مسیح کی الوہیت سے انکار کرتے تھے۔"

"اور یحییٰ ذکر کرتا ہے۔ کہ ان میں دو فریق تھے۔ دونوں موسوی شریعت کو مانتے اور مقدس پولوس کے خطوط کو رد کرتے تھے۔ لیکن ایک فریق مسیح کی پیدائش کنواری سے مانتا تھا۔ اور دوسرا منکر،...... ایبونائٹ ایک نامعلوم فرقہ تھا۔ اور اس میں کوئی ایسا لیڈر بھی نہیں تھا۔ جس کے پیرو لوگ ہو جاتے۔ یہ فرقہ مدت تک یونہی چلتا رہا۔ اور آخر کار اسلام میں جذب ہو گیا۔"

اسی مذہبی فرقہ کا اسلام میں جذب ہو جانا اس امر پر واضح دلیل ہے۔ کہ ان کے نزدیک بائیبل کی پیشگوئیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر مہر تصدیق ثبت کر رہی ہیں۔ آج بھی اگر عیسائی

مباحثہ اور مباہلہ کے متعلق

مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے کے نام کھلی چٹھی (۱)

جناب مولوی محمد علی صاحب ایم-اے
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
کل ایک دوست نے مجھے آپ کا وہ اشتہار بھجوایا ہے۔ جس میں آپ نے ہمارے امام ہمام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے مباحثہ اور مباہلہ کرنے کی تیاری کا اعلان کیا ہے۔ میں نے اس اشتہار کو ایک سے زیادہ مرتبہ پڑھا ہے۔ مگر افسوس کہ ہر مرتبہ ہی وہ زیادہ افسوسناک ثابت ہوا۔ میں جناب کو اس خدا کی قسم دیتا ہوں۔ جس کے قبضہ میں ہر جان ہے۔ کہ آپ مجھے مطلع فرمائیں۔ کہ آیا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے مندرجہ ذیل اعلان آپ کی نظر سے نہیں گزرے۔

(الف) "میں نے مولوی ابوالعطاء صاحب سے کہا تھا کہ میں مسئلہ نبوت میں مولوی محمد علی صاحب سے خود مباحثہ کرنے کو تیار ہوں آپ ان سے شرائط طے کرلیں۔ سو معقول شرائط جن میں کوئی لغویت اور کھیل کا پہلو نہ ہو۔ جب بھی طے ہو جائیں تو مجھے مولوی صاحب سے مباحثہ کرنے میں کوئی عذر نہیں۔ الا ان یشاء اللہ"

(الفضل ۲۰ دسمبر ۱۹۳۶ء)

(ب) "جہاں تک اختلافی مسائل کا تعلق ہے۔ میں مولوی محمد علی صاحب سے تحریری بحث اول انکار مسیح موعود علیہ السلام۔ دوم نبوت مسیح موعود علیہ السلام۔ سوم مسئلہ خلافت کے متعلق کرسکتا ہوں"۔

(فرقان بابت اپریل ۱۹۴۳ء ص ۶)

(ج) اگر صرف پانچ پرچوں کی بحث ہے تو مجھے پانچ پرچے منظور ہیں۔ تین مدعی کے دو مدعا علیہ کے۔ "مرزا محمود احمد"

(فرقان جون ۱۹۴۳ء ص ۳)

جناب مولوی صاحب! یہ ہر سہ تحریرات ہمارے امام ہمام ایدہ اللہ بنصرہ کے دست مبارک کی ہیں۔ اور سلسلہ کے اخبارات میں شائع ہو چکی ہیں۔ آپ اللہ تعالے سے ڈر کر بتلائیں کہ جب آپ ان کو پڑھ چکے ہیں۔ تو پھر یہ اعلان کس طرح فرماتے ہیں۔ کہ امام جماعت احمدیہ مجھے جواب نہیں دیتے یا مسئلہ نبوت کے متعلق مجھ سے بحث کرنے پر آمادہ نہیں؟ جناب مولوی صاحب! آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا مبارک چہرہ دیکھا ہوا ہے۔ کل کو پھر آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے جائیں گے کیا آپ کے لئے روا ہے کہ ان عبارتوں، ان اعلانوں اور ان واضح تحریرات کے بعد یہ کہیں کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مجھ سے نبوت کے متعلق مباحثہ نہیں کرتے۔ اللہ تعالے کے مواخذہ سے ڈریں۔ ہم سب مرکر اس کے سامنے اپنے اپنے اقوال و اعمال کے جواب دہ ہوں گے۔

جناب مولوی صاحب! میں درد بھرے دل سے آپ کو اللہ تعالے کا واسطہ دیکر عرض کرتا ہوں کہ اس قسم کی غلط تشہیر سے اجتناب اختیار کرکے صاف اور سیدھے طریق پر ہر سہ اختلافی مسائل پر یا ان میں سے جس پر آپ چاہیں ہمارے مقدس امام ایدہ اللہ بنصرہ سے مباحثہ کرلیں مباحثہ میں پانچ پرچے ہوں گے۔ تین مدعی کے اور دو مدعا علیہ کے۔ آپ آئیں اور شوق سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے موضوع پر مناظرہ کریں۔ اور اس ذیل میں انقطاع نبوت، تبدیلی تعریف نبوت، اور دعویٰ نبوت سب ہر شق کو زیر بحث لے آئیں۔ آپ پر کوئی پابندی نہ ہوگی۔ اور اسی سلسلہ میں تبدیلی تعریف نبوت کا سال بھی متعین ہو جائے گا۔ غرض نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مکمل بحث کا پورا پورا موقعہ فریقین کو مل جائے گا۔ کیا آپ کجی کے طریق سے علیحدہ رہتے ہوئے اس صاف اور واضح طریق کو اختیار فرمائیں گے؟

جناب مولوی صاحب! جب آپ عوام الناس کو یہ بتلاتے ہیں کہ آپ "بلاشرط" بھی مباحثہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ تو کیا میں یہ درخواست کرسکتا ہوں کہ آپ مندرجہ بالا صورت کی منظوری کا اعلان فرما کر فوراً مباحثہ کو جاری فرمائیں میرا گذشتہ تجربہ یہی ہے کہ جب بات طے ہونے لگتی ہے تو آپ کسی نہ کسی بات کی آڑ میں اسے التواء میں ڈال دیتے ہیں۔ یہ میرا تجربہ ہے۔ خدا کرے کہ اس مرتبہ یہ تلخ تجربہ نہ ہو۔ اور میں کہہ سکوں کہ اس مرتبہ یہ بات نہیں ہوئی خدا کے واسطے آپ کسی ایچ پیچ میں جانے کے بغیر نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تحریری مباحثہ کی منظوری کا اعلان فرمائیں۔ تاہم لوگ جو حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالے بنصرہ کے ساتھ دن رات اللہ تعالے کی تائید و نصرت کے نشانات دیکھتے ہیں۔ ہمیں ایک اور عظیم الشان نشان دیکھنے کا موقعہ ملے۔ اور ہمارے ایمانوں میں اور ترقی ہو۔ یہی مقصد ہے جس کے لئے میں آپ سے منت اور خدا کے نام پر اپیل کرتے ہوئے درخواست کرتا ہوں۔

ورنہ مباحثات ہوتے ہی رہتے ہیں اور آپ کے "دلائل" کی حقیقت ہر طرح سے ہمیں معلوم ہے۔ کیا میں توقع رکھوں کہ آپ میری اس پر خلوص دعوت کو منظور فرمائیں گے؟

جناب مولوی صاحب! آپ نے ہمارے امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے قلم سے جواب مانگا ہے۔ میں نے حضور کے قلم سے اور حضور کی تحریرات سے ہی جواب عرض کیا ہے جب کسی مرحلہ پر آئندہ بھی حضور کی دستخطی تحریر ضرورت پیش آئے گی۔ تو وہ بھی پیش کردی جائے گی۔ ورنہ بلا وجہ اور بے ضرورت اس پر اصرار کرنا ضیاع وقت کی کوشش کرنا ہے۔ اول تو حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی مذکورۃ الصدر تحریرات کے بعد مزید کسی تحریر کی ضرورت نہیں رہتی۔ دوم اگر کبھی ضرورت پیش آئی تو وہ تحریر بھی فوراً پیش کردی جائے گی۔ انشاء اللہ۔

اب آپ بواپسی مطلع فرمائیں کہ آیا آپ کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مباحثہ منظور ہے؟ آپ کی منظوری کی اطلاع پر پرچہ شروع ہو سکے گا باہ کرم بہت جلد جواب سے سرفراز فرمائیں۔

نوٹ:۔ اشتہار میں جو غلط باتیں درج ہیں۔ ان پر ترتیب وار عنقریب ارسال خدمت ہوں گے۔ یہ چٹھی نمبر ۱ ہے۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال کے خلاف انتخابی عذرداری کی سماعت

لاہور ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۶ء۔ آج تیسرے الیکشن پٹیشن کمشن کے سامنے جناب چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے۔ ایم، ایل۔ اے۔ کے خلاف انتخابی عذرداری کی سماعت ہوئی۔ چوہدری صاحب مع اپنے وکلاء جناب چوہدری اسد اللہ خانصاحب بیرسٹر اور مسٹر اعجاز الحق خاں صاحب بیرسٹر موجود تھے۔ عذردار بھی مع اپنے وکلاء حاضر تھے۔ عذردار کے وکیل نے یہ اعتراض کیا۔ کہ مسئول کی طرف سے عذرداری کا جو جواب دیا گیا ہے۔ اس میں بعض امور کا جواب مفصل نہیں۔ ان کے متعلق علیحدہ علیحدہ جواب لیا جائے۔ اس غرض کے لئے مقدمہ آئندہ پیشی پر ملتوی کیا گیا۔

چوہدری صاحب کی طرف سے میاں بدر محی الدین صاحب کے خلاف جو بالمقابل درخواست کی گئی ہے کہ انہوں نے انتخابات میں ناجائز ذرائع سے ووٹ حاصل کئے ہیں۔ اس کا تحریری جواب عذردار نے پیش کیا۔

ہر دو درخواستوں پر مزید کارروائی کے لئے آئندہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۳۶ء تاریخ مقرر ہوئی ہے۔ (نامہ نگار)

MAC WORKS

میک ورکس — کا تیار کردہ — بجلی کا سامان

اب ہندوستان کے کونے کونے میں اپنی بہترین ساخت اور مقابلۃً ارزانی کی وجہ سے اسی شہرت حاصل کر چکا ہے۔ آپ

قومی صنعت کو فروغ دیکر مرکز کو مضبوط بنا سکتے ہیں

میک ورکس میں ہر قسم کا بجلی کا سامان مثلاً

سونے کے کمروں میں دھیمی روشنی کے لئے میک لائٹ ٹرانسفارمر۔ پانی اور دودھ گرم کرنے کے لئے امرشن ہیٹر چائے اور کھانا پکانے کے لئے کیتلی۔ سٹوو۔ ہاٹ پلیٹ ٹوسٹر۔ کپڑوں کے لئے استری کمرہ گرم کرنے کے لئے روم ہیٹر تھری ان ون۔ ریڈیو کی مرمت کے لئے سولڈر آئرن اور عام گھر میں فٹ کرنے کے لئے گھنٹی۔ بٹن۔ پلگ۔ کنکٹر وغیرہ تیار رہتا ہے۔

اپنے شہر کی بجلی کی دوکانوں سے خریدیں یا ہمیں براہ راست لکھیں

میک ورکس قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

برلن ۱۰ اکتوبر۔ اتحادیوں کی کنٹرول کونسل نے گورنگ۔ بورمن۔ فرنش۔ روزنبرگ اور سٹریچر کی درخواست رحم کو مسترد کر دیا ہے ان جرمن لیڈروں کو سزائے موت کا حکم مل چکا ہے۔

کراچی ۱۰ اکتوبر۔ ضلع نواب شاہ میں محراب پور کے قریب بندوق بردار سندھ پولیس کی ایک پارٹی کا مقابلہ حروں سے ہوا۔ تین حر مارے گئے۔ دو پولیس والے ہلاک اور چار زخمی ہوئے ہلاک شدہ حروں میں سونو ساؤ جرانی بھی تھا۔ جسے پولیس مقدمہ قتل الہ بخش کے سلسلے میں تلاش کر رہی تھی۔ فریقین میں چار گھنٹے آتشیں اسلحہ سے لڑائی ہوتی رہی۔

سہارنپور ۱۰ اکتوبر۔ خنیگ دیوی وادی کے سلسلے میں چار گھنٹے کی زبردست بارش پانچ دیہات اور دو کانوں کو بہا کر لے گئی اس سلسلے میں اب تک تیرہ نعشیں ریت میں دبی ہوئی ملی ہیں۔

لنڈن ۱۰ اکتوبر۔ یورپ کے گمشدہ اطفال کا سراغ لگانے کے لئے انگریزی، امریکی اور روسی حکام نے ہزارہا پونڈ خرچ کر دئیے ہیں۔ ان کے جستجو کرنے والوں نے اس وقت تک دس ہزار کے قریب اطفال کو جرمنی میں ڈھونڈ نکالا ہے۔ ان اطفال کو نازیوں نے اپنے سابقہ مقبوضات سے اغوا کر کے جرمنی بھیج دیا تھا۔

دہلی ۱۰ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ اگر کانگرس اور مسلم لیگ میں سمجھوتہ کی بات چیت سرے چڑھ گئی۔ تو مسٹر راجگوپال آچاریہ مستعفی ہو جائیں گے اور ان کی جگہ مسٹر ذاکر حسین کا تقرر عمل میں آئیگا۔

کراچی ۱۰ اکتوبر۔ سندھ ہندو مہاسبھا نے فیصلہ کیا ہے کہ ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی صدر آل انڈیا ہندو مہاسبھا کی ہدایت کے مطابق کانگرس کا صوبائی انتخابات میں مقابلہ نہ کیا جائے۔

کراچی ۱۰ اکتوبر۔ سکھر کے قریب روہڑی نہر کے دو میل نیچے پانی سے بجلی پیدا کرنے کا ایک کارخانہ قائم کیا جائے گا جس کے لئے حکومت سندھ نے ایک کروڑ ۶ لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔

امرتسر ۱۰ اکتوبر۔ گوردوارہ ننکانہ صاحب جسے آٹھ لاکھ روپیہ سالانہ کی آمدنی ہے کی نئی عمارت بیس لاکھ روپیہ کے صرف سے بنوائے جانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

یروشلم ۱۰ اکتوبر۔ فلسطین کی عرب اعلیٰ کمیٹی ان عربوں کی ایک سیاہ فہرست تیار کر رہی ہے۔ جنہوں نے یہودیوں کو اپنی زمینیں فروخت کیں۔ یا یہودیوں کو زمینیں خریدنے میں امداد دی۔ کانفرنس نے ایک ریزولیوشن میں فیصلہ کیا تھا۔ کہ فلسطین کے ان غداروں کو پناہ نہ دی جائے جو اپنی زمینیں یہودیوں کے پاس فروخت کرنے کے بعد دوسری ریاستوں میں پناہ لینے کی کوشش کریں۔

نئی دہلی ۱۰ اکتوبر۔ دہلی کے موجودہ ڈپٹی کمشنر مسٹر لاہیلی تبدیل کئے جا رہے ہیں۔ سردار پٹیل ہوم ممبر گورنمنٹ ہند نے حکم دیا ہے کہ ان کی جگہ کسی ہندوستانی کو ڈپٹی کمشنر مقرر کیا جائے آج تک دہلی میں کبھی ہندوستانی ڈپٹی کمشنر مقرر نہیں کیا گیا۔

لاہور ۱۰ اکتوبر۔ سونا ۹۹/۸/۰ چاندی ۱۶۹/۰/۰ پونڈ ۶۹/۲/۰ سونا امرتسر ۱۰۳/۸/۰ روپے۔

لنڈن ۱۰ اکتوبر۔ یہاں کے معتبر حلقوں کا بیان ہے کہ کینیا کی کالونی کو جو فوجی، سیاسی اور آب و ہوا کے لحاظ سے موزوں ملک ہے۔ وسط مشرق میں برطانیہ کا ہیڈ کوارٹر بنایا جائے گا۔ اور ممباسہ کی بندرگاہ کو سکندریہ کی جگہ دی جائے گی۔

نئی دہلی ۱۱ اکتوبر۔ آج مسلم لیگ کی کمیٹی میں کانگرس کی آخری چٹھی پر غور کیا گیا۔ مگر کمیٹی کسی آخری نتیجہ پر نہیں پہنچ سکی۔

نئی دہلی ۱۱ اکتوبر۔ مسٹر سبھاش چندر بوس کے بارے میں جو افواہیں گرم ہیں۔ ان کو ختم کرنے کے لئے پنڈت جواہر لال نے آج ایک بیان دیا۔ جس میں کہا۔ مجھے بھی ان کی موت کے متعلق پہلے شبہ تھا۔ مگر جب کرنل حبیب الرحمن نے اس حادثہ کا حال سنایا جس میں مسٹر بوس مرے۔ اور جسے مسٹر رحمن نے خود دیکھا تھا۔ تب مجھے یقین ہو گیا۔ اس کے بعد کوئی ایسی خبر نہیں ملی۔ جس سے معلوم ہو سکے کہ وہ زندہ ہیں۔

اعلان نکاح:۔ مکرمی شیخ نذیر احمد ولد شیخ فیروز الدین سکنہ ملکت پور کا نکاح ہمراہ حمیدہ بیگم بنت شیخ دین محمد سکنہ موگہ بعوض پانچصد روپیہ حق مہر پڑھا گیا۔ دعا فرمائیں کہ خداوند تعالیٰ اس تعلق کو بابرکت کرے۔ آمین (شیخ محمد شریف لاہور)

لنڈن ۱۰؍ اکتوبر:۔ آل انڈیا فارورڈ بلاک کے نائب صدر جو آج کل یہاں ہیں جرمنی کے برطانوی مقبوضہ خطہ میں آزاد ہند فوج کے مقیم افراد کے متعلق ایک بیان دیتے ہوئے انکشاف کیا ہے۔ کہ سردار اجیت سنگھ جو کچھ عرصہ سے برلن کے ہسپتال میں بیمار تھے۔ وفات پا گئے ہیں۔

لاہور ۱۰؍ اکتوبر:۔ راشن کنٹرولر لاہور نے چاولوں کے نئے تھوک و پرچون کے بھاؤ مقرر کئے ہیں۔ اعلیٰ چاول ۲۱ روپے ۱۱ آنے پرچون ۲۲ روپے ۵ آنے فی من دوسرے درجہ کے چاول تھوک ۱۴ روپے ۵ آنے اور پرچون ۱۴ روپے ۱۱ آنے فی من

نیویارک ۱۰؍ اکتوبر:۔ حکومت ہند نے گزشتہ ۲۲ جون کو متحدہ اقوام کے سیکرٹری جنرل کو ایک مراسلہ ارسال کیا تھا۔ جس میں جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کے خلاف کالے بلوں کے متعلق پر زور مذمت کی گئی تھی۔ اس مراسلہ کا اثر یہ ہوا ہے۔ کہ جنرل اسمبلی متحدہ اقوام کی پولیٹیکل اینڈ سیکورٹی کمیٹی اپنے آئندہ اجلاس میں ہندوستان کے پروٹسٹ پر غور کرے گی۔

نئی دہلی ۱۰؍ اکتوبر:۔ مسٹر کے سی نیوگی مرکزی اسمبلی کے کانگرسی ممبر نے اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں مرکزی محکمہ اطلاعات کی اس خامی کے خلاف تحریک التوا پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ کہ محکمہ اطلاعات سٹیما اور مادہ آتشگیر کی ناجائز خرید و فروخت کی بابت اطلاع دینے میں قاصر رہا ہے۔ جن کے سبب ۱۶؍ اگست ۱۹۴۶ء کے بعد مختلف مقامات میں فساد ہوئے ہیں۔

کانپور ۱۰؍ اکتوبر:۔ زمینداری سسٹم کے خلاف یو۔ پی اسمبلی میں بل پاس ہونے کے بعد زمینداروں اور کاشتکاروں کے باہمی تعلقات بد سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں حکومت یو۔ پی نے ڈسٹرکٹ پولیس افسران کو اختیار دیدیا ہے۔ کہ وہ دیہاتی علاقوں میں زمینداروں کے فسادات کے خدشہ کے پیش نظر سخت حفاظتی تدابیر اختیار کر سکتے ہیں۔

لنڈن ۱۰؍ اکتوبر:۔ برطانیہ نے روس اور ترکی کو نئے مراسلے بھیجے ہیں جن میں ترکی کو روس کے ۲۴؍ ستمبر کے نوٹ پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ برطانوی دفتر خارجہ کے ایک ذمہ دار ترجمان نے نمائندہ رائٹر سے کہا۔ کہ روس نے بحیرہ اسود کے مستقبل کے متعلق جو رویہ اختیار کیا ہے۔ برطانیہ اسے تسلیم کرنے کو تیار نہیں۔

نئی دہلی ۱۰؍ اکتوبر:۔ ملاپ کا خاص نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ سردار بلدیو سنگھ نے ڈیفنس ممبر کی حیثیت سے جو پہلی تقریر کی۔ اس پر سیاسی حلقوں میں عام مایوسی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ سیاسی حلقوں میں آزادانہ طور پر کہا جا رہا ہے کہ سردار صاحب کی تقریر کو عارضی گورنمنٹ کے دوسرے ممبر پسند نہیں کرتے اور خاص کر کمانڈر انچیف کے متعلق انہوں نے جو مدلانہ رویہ اختیار کیا ہے۔ پنڈت نہرو اس سے قطعاً ناخوش ہیں:۔

نئی دہلی ۱۱؍ اکتوبر:۔ نواب صاحب بھوپال آج صبح بھنگی بستی میں گاندھی جی سے ملے۔ اس وقت مولانا ابوالکلام آزاد بھی وہاں موجود تھے۔ انہوں نے بھی گفتگو میں حصہ لیا پھر نواب صاحب نے مسٹر جناح سے ملاقات کی اور ایک گھنٹہ گفتگو کرتے رہے۔ اخباری نمائندوں نے جب ان سے پوچھا۔ کہ گفتگو میں کوئی کامیابی ہوئی ہے یا نہیں۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ جی ہاں۔